احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 27- جنوری 1999ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 27- جنوری 1999ء - 9 شوال 1419 ہجری- 27 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 21

مایوسی جائز نہیں

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا' بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے۔ ہم کیونکر نیکو کار ہو سکتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خداتعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خداتعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خداتعالیٰ نے رکھی ہے جو اس کی فطرت میں موجود ہے۔

دیکھو پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز جل بھی جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دے گا کیونکہ اس میں خداتعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے۔ ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے۔ اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلّف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک اور پیاس ہے تو کھانا اور پینا بھی آخر میسر آ جاتا ہے۔ انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں جبکہ وہ سب مہیا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر روح کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی؟ خداتعالیٰ رحیم' غفور اور ستّار ہے اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اسے ضرور پا لے گا۔ اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اسے ضرور دی جائے گی۔ جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کرے گا وہ ضرور پا لے گا۔ خداتعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کرے گا۔ خداتعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 422)

اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت سے کوئی ناشکرا انسان ہی ناامید ہوتا ہے ورنہ جس نے اپنے اوپر خداتعالیٰ کے اس قدر نشان دیکھے ہوں جن کو وہ گن بھی نہ سکتا ہو۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ میرا فلاں کام خدا نہیں کرے گا۔ اور فلاں دعا قبول نہیں ہو گی۔ خواہ اس کی کیسی ہی خطرناک حالت ہو اور کیسی ہی مشکلات اور مصائب میں گھرا ہوا ہو۔ پھر بھی وہ یہی سمجھتا اور یہی یقین رکھتا ہے کہ خداتعالیٰ کے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ سے بھی یہ سب کچھ دور ہو سکتا ہے اور خدا ضرور دور کرے گا اور اگر اسے دعا کرتے کرتے بیس سال بھی گذر جائیں۔ تو بھی یہی یقین رکھتا ہے کہ میری دعا ضائع نہیں جائے گی۔ اور اس وقت تک دعا کرنے سے باز نہیں رہتا جب تک کہ خداتعالیٰ ہی منع نہ کر دے کہ اب یہ دعا مت کرو۔ گو اس کی دعا قبول نہ ہو۔ لیکن آخر کار خداتعالیٰ کے کلام کا شرف تو حاصل ہو گیا کہ خدا نے فرمایا کہ اب دعا نہ مانگو۔ تو جب تک خداتعالیٰ نہ کہے اس وقت تک دعا کرنے سے نہیں رکنا چاہئے۔ دعا قبول نہ ہو تو بھی انسان کو یہ نہیں چاہئے کہ وہ دعا کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ اگر اب قبول نہیں ہوئی تو پھر سہی پھر سہی دیکھو بعض اوقات جب بچہ ماں باپ سے پیسہ مانگتا ہے تو اسے نہیں بھی ملتا۔ لیکن اس کے بار بار کے اصرار پر مل ہی جاتا ہے اسی طرح انسان کو کرنا چاہئے۔ اگر ایک دفعہ دعا قبول نہ ہو تو دوسری دفعہ سہی۔ دوسری دفعہ نہ سہی تو تیسری دفعہ سہی۔ تیسری دفعہ نہ ہو تو چوتھی دفعہ سہی۔ حتیٰ کہ کبھی تو ہو ہی جائے گی۔ اس لئے مانگنے سے نہیں رکنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ دو قسم کے گداگر ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دروازے پر آ کر مانگنے کے لئے جب آواز دیتے ہیں تو کچھ لئے بغیر نہیں ٹلتے۔ ان کو نرگدا کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو آ کر آواز دیتے ہیں۔ اگر کوئی دینے سے انکار کر دے تو اگلے دروازہ پر چلے جاتے ہیں۔ ان کو خرگدا کہتے ہیں۔ آپ فرماتے کہ انسان کو خداتعالیٰ کے حضور خرگدا نہیں بننا چاہئے۔ بلکہ نرگدا ہونا چاہئے۔ اور اس وقت تک خدا کی درگاہ سے نہیں ہٹنا چاہئے۔ جب تک کچھ مل نہ چکے۔ اس طرح کرنے سے اگر دعا قبول نہ بھی ہونی ہو تو خداتعالیٰ کسی اور ذریعہ سے ہی نفع پہنچا دیتا ہے پس دوسرا گُر دعا کے قبول کروانے کا یہ ہے کہ انسان نرگدا بنے نہ کہ خرگدا۔ اور سمجھ لے کہ کچھ لے کر ہی ہٹنا ہے خواہ پچاس سال ہی کیوں نہ دعا کرتا رہے یہی یقین رکھے کہ خدا میری دعا ضرور سنے گا۔ یہ خیال بھی اپنے دل میں نہ آنے دے کہ نہیں سنے گا۔ اگرچہ جس کام یا مقصد کے لئے وہ دعا کرتا ہو وہ بظاہر ختم شدہ ہی کیوں نہ نظر آئے۔ پھر بھی دعا کرتا ہی جائے۔

(خطبات محمود جلد نمبر5 ص 182-183)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپشلسٹ مورخہ 99-2-7 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند حضرات ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر 11

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلکش پہلو

حسن مجسم

حضرت حسنؓ بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے خالو ہند بن ابی حالہ سے آنحضرت ﷺ کا حلیہ پوچھا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ میرے پاس حضورؐ کے حلیہ کے متعلق ایسی باتیں بیان کریں جنہیں میں گرہ میں باندھ لوں۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میرے خالو نے حضورؐ کا حلیہ مجھ سے یوں بیان فرمایا:۔

"آنحضرت ﷺ کی آنکھوں اور آپؐ کے سینہ میں ایسی کشش تھی اور ایسا حسن تھا کہ جو دیکھنے والوں کو مرعوب کر لیتا تھا۔ آپؐ کا چہرہ مبارک بھرا ہوا تھا۔ شرافت اور عظمت کے آثار اس پر نمایاں تھے اور رعب و وجاہت اس سے ٹپکی پڑتی تھی۔ وہ چاند کی طرح چمکتا تھا اور حسن اس میں موجیں مارتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ آپؐ نہ تو کوتاہ قد تھے نہ حد سے زیادہ لمبے بلکہ آپؐ کا قد بہت مناسب اور درمیانہ تھا۔ سر بڑا تھا بال گھنے تھے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے لیکن اس سے نیچے نہیں گرتے تھے۔ ان میں قدرتی طور پر ایسا سنوار پایا جاتا تھا کہ وہ کبھی بھی بکھرتے یا پراگندہ نہیں ہوتے تھے اور انہیں کنگھی کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپؐ کے بالوں میں خود بخود مانگ پڑ جاتی تھی جو نمایاں ہوتی تھی ورنہ حضورؐ خود عام طور پر بالوں میں مانگ نہیں نکالتے تھے۔ آپؐ کا رنگ سفید اور کھلتا ہوا تھا۔ پیشانی کشادہ تھی۔ ابرو باریک لیکن بھرے ہوئے لمبے ہلالی تھے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان فاصلہ تھا۔ غصہ کی حالت میں ابروؤں کے اس درمیانی فاصلے میں ماتھے پر ایک رگ ابھر کر نمایاں ہو جاتی تھی۔ ناک پتلی اور کھڑی ہوئی تھی جو سرسری نظر سے دیکھنے والوں کو اصل سے زیادہ اٹھی ہوئی نظر آتی تھی۔ اس پہ نور چھلکتا تھا۔ داڑھی گھنی تھی۔ رخسار نرم اور ملائم تھے۔ دھانہ کشادہ تھا۔ دانت خوب چمکتے تھے وہ ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے نہیں تھے بلکہ ان میں ایک قدرتی فاصلہ تھا جو بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔ اور آپؐ کی لمبی گردن بس اس کا حسن نہ پوچھو اسے تو خدا نے اپنے ہاتھ سے گھڑا تھا اور وہ چاند کی طرح چمکتی تھی۔

جسم کی عمومی بناوٹ بہت موزوں تھی۔ وہ بھرا بھرا لیکن بہت متناسب تھا۔ پیٹ کمر کے ساتھ لگا ہوا تھا اور سینہ پیٹ کے ساتھ ہموار تھا۔ آپ کا سینہ چوڑا اور فراخ تھا۔ آپؐ کے جوڑ مضبوط بھرے ہوئے اور نمایاں تھے۔

جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم تھی۔ چھاتی اور پیٹ پر بال نہیں تھے ہاں بالوں کی ایک باریک دھاری سینے کے نیچے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ سینہ کے اوپر کے حصہ اور کاندھوں پر اسی طرح کلائی سے کہنیوں تک ہاتھوں پر خوب بال تھے۔ ہاتھ (یعنی کلائی سے کہنوں تک بازوؤں کے حصے) لمبے تھے دست چوڑے تھے انگلیاں لمبی تھیں ہتھیلیاں اور قدم خوب گُدگُدے تھے اور گوشت سے خوب بھرے ہوئے تھے۔ تلوے زمین کے ساتھ ہموار نہیں تھے بلکہ درمیان سے ان میں خم تھا۔ پیر ایسے چکنے اور ملائم تھے کہ جب ان پر پانی پڑتا تھا تو ٹھہرتا نہیں تھا فوری بہہ جاتا تھا۔

چال ایسی سبک تھی جیسے ڈھلوان پر سے اتر رہے ہوں لیکن بڑی ہی پروقار۔ اور باوجود تیزی کے قدم زمین پر ٹھہراؤ سے پڑتا تھا۔ قدموں پر نگاہ رکھ کر چلتے تھے اکڑ کر چہرہ اٹھا کر نہیں چلتے تھے اور گھسٹتے نہیں تھے۔ قدم اٹھا کر چلتے تھے۔ جب کسی طرف رخ پھیرتے تھے تو پورا رخ پھیرتے تھے۔ نظر ہمیشہ نیچی رکھتے تھے یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر نظر زیادہ پڑتی تھی۔ عادتاً نیم وا نظروں سے نگاہ ڈالتے اور جب صحابہؓ کے ساتھ چل رہے ہوں تو ہمیشہ انہیں اپنے سے آگے رکھتے تھے۔ جب کسی سے آمنا سامنا ہوتا تو ہمیشہ آپؐ ہی سلام میں پہل کیا کرتے تھے۔

(شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللہ)

دوسری روایتوں میں آتا ہے کہ آپؐ کی آنکھیں بہت خوبصورت اور سیاہ تھیں۔ سرمہ نہ بھی لگائے ہوئے ہوں تو لگتا یہی تھا کہ سرمہ آنکھوں میں پڑا ہوا ہے۔ آنکھوں کی سفیدی میں ہلکی سی سرخی بھی جھلکتی تھی۔ چہرہ مبارک پر ہمیشہ بشاشت ہوتی تھی اور مسکراہٹ بکھری رہتی تھی۔ فر فر کر کے کلام نہیں کرتے تھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔ گفتگو میں سمجھانے کا انداز نمایاں ہوتا تھا اور بات کو اکثر دہرایا کرتے تھے تاکہ دوسرے کے ذہن نشین ہو جائے۔

کو وقار تھے کسی ایسی حرکت کا سرزد ہونا ناممکن تھا جو دوسروں میں کراہت پیدا کرے۔ ہر ادا دل کو موہ لینے والی تھی۔ ہر انداز میں حسن ٹپکتا تھا۔ آپؐ میں انتہاء درجہ کی کشش پائی جاتی تھی۔ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا جس میں حسن نے اپنا کمال نہ دکھایا ہو۔ چہرہ حسین تھا جسم مرقع حسن تھا۔ انداز بیان سحر کن تھا۔ نگاہ مبارک اٹھتی تھی تو فضا میں حسن بکھر جاتا تھا۔

اٹھنا بیٹھنا سونا۔ آپؐ کی مجلس۔ آپؐ کی خلوت سب کچھ ہی تو حسن میں ڈوبا ہوا تھا۔ یہ تو ایسی داستان ہے جس کا بیان ختم نہیں ہو سکتا۔

بیماروں کے لئے دعا

مرے مولا مرے ولی و نصیر
مرے آقا مرے عزیز و قدیر

اے مجیب الدعاء سمیع و بصیر
قادر و مقتدر علیم و خبیر

دل کی حالت کے جاننے والے
اپنے بندوں کی ماننے والے

اے ودود و رؤف ربِّ رحیم
اے غفور۔ اے میرے عفوّ و حلیم

لطف کر بخش دے خطاؤں کو
ٹال دے۔ دور کر بلاؤں کو

شافی و کافی و حفیظ و سلام
مالک و ذوالجلال والاکرام

خالق الخلق، ربّی الاعلیٰ،
حی و قیوم، محیی الموتیٰ

واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا
واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا

اپنے نامِ کریم کا صدقہ
اپنے فضلِ عظیم کا صدقہ

تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
میرے بیماروں کو دے شفا پیارے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر19- فرمودہ 11- جنوری 1999ء

دنیا کی کسی کتاب میں قرآن جیسی سچائی کی تعلیم موجود نہیں

حضرت مسیح موعود نے قید اور جرمانے کی سزا کو سامنے دیکھتے ہوئے بھی سچ سے سرمو انحراف نہ کیا

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن :11جنوری 1999ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل میں 22 رمضان مبارک کو عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 136 تا 138 کا درس دیا۔

آیت نمبر136

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے پکڑو۔ چاہے تمہاری گواہی اپنے خلاف یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب سب کا اللہ ہی نگہبان ہے۔ اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کر جاؤ۔ اور اگر تم کوئی گول مول بات کرو گے یا کسی سے پہلو تہی کرو گے تو یقیناً اللہ بہت باخبر ہے۔

حضور نے فرمایا یہی مضمون سورہ مائدہ میں بھی بیان ہوا ہے۔ اس میں فرمایا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ۔ یعنی جو گواہی دے رہے ہو اس کی پوری نگرانی کرو کہ گواہی اپنے نفس' اپنے عزیزوں ماں باپ یا عزیزوں کی تائید میں غلط طور پر تو نہیں گئی۔ قوامین کے لفظ میں تاکید ہے کہ اپنے ماں باپ کی محبت میں جھکاؤ نہ ہو۔ پھر فرمایا کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ اس کے خلاف عدل نہ کرو۔

حضور نے فرمایا دنیا کی کسی کتاب شریعت میں اس وضاحت کے ساتھ عدل کی تعلیم نہیں دی گئی۔ کہ یہ کہا ہو کہ دشمن سے بھی عدل سے گریز نہ کرو۔ مگر یہ قوم جس کو ایسی اعلیٰ تعلیم دی گئی تھی عدل سے دور ہے۔ حیرانی ہوتی ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ سے قریب تر رہو۔ انصاف پر رہو اور تقویٰ اختیار کرو اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

حضور نے فرمایا اس مفہوم کی دوسری آیات میں پہلے سنا چکا ہوں جن لوگوں نے تم کو حرم سے روکا اور تمہارا بنیادی مذہبی اور انسانی حق چھینا ان کے خلاف بھی عدل نہیں چھوڑنا۔ یہ وہ کامل تعلیم ہے جس کے مقابلے پر متبعین قرآن کا سر دنیا کے سامنے فخر سے اٹھ سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انصاف پر رہتے ہوئے گواہی دیتا ہے۔ قرآن کریم کی یہ کیا شان ہے! اللہ اپنے بارے میں گواہی دے رہا ہے اور انصاف پر قائم رہتے ہوئے دے رہا ہے۔ جب انسانوں کو انصاف کی نصیحت کرتا ہے تو خود سب سے پہلے انصاف کی مثال پیش کر رہا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی گواہی ساری کائنات دے رہی ہے۔ اللہ کسی قیمت پر انصاف سے ہٹی ہوئی گواہی نہیں دیتا۔ یہ وہ بات ہے جس کی ساری کائنات گواہ ہے۔ جب ساری کائنات گواہی دے گی تو اہل علم کائنات کے پیغام کو دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور گواہ بن جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کی وضاحت میں بعض احادیث پیش فرمائیں۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ میری صدی کے ہیں۔ پھر جو ان کے قریب ہیں وہ بہتر ہیں۔ پھر جن سے ان لوگوں کی نسل ملے گی وہ لوگ بہتر ہیں۔ ان کے زمانے میں نور جائے گا نہیں۔ یہ تین نسلیں حق پر قائم رہیں گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان دنوں کھلم کھلا جھوٹی گواہی دینے کا رواج نہ تھا۔ یہ نہیں کہ اس وقت کوئی جھوٹا گواہ نہیں تھا۔ جھوٹی گواہی دینے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گواہوں کی چھان بین کیا کرتے تھے۔ مگر بالعموم معاشرے کی پہچان سچ تھی اور جھوٹوں کو اس سے الگ کرنا پڑتا تھا۔ فرمایا پھر وہ وقت آئے گا جب معاشرے کی پہچان جھوٹ ہوگی۔ پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ ایک شخص گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ ایک شخص حلف دے گا حالانکہ اسے حلف دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ پکے جھوٹے از خود مقدموں میں گواہی دینے کے لئے پہنچنے شروع ہو جائیں گے۔ بعض پیشہ ور اسی پیشے کو اپنا لیں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ پیشہ ور گواہوں کی گواہی کبھی قبول نہیں ہونی چاہئے۔ ایسا رواج ہو چکا تھا کہ کوئی گواہ ہر قسم کے مقدمے میں پیش ہو جاتا تھا۔ چرب زبانی اور حاضر جوابی کی وجہ سے کوئی جرح اس پر کامیاب نہیں ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا شخص اس لائق ہی نہیں کہ اس کی گواہی لی جائے۔ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہونی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک حدیث میں ہے کہ بہترین گواہ وہ ہے جو اپنی گواہی مانگے جانے سے پہلے ہی پیش کر دے ایسے لوگ جنہوں نے موقع اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو ان کو اس بات کا محتاج نہیں ہونا چاہئے کہ کوئی فریق ان کو لائے بلکہ وہ خود آکر عدالت کو بتائیں کہ ہم از خود پیش ہونے آئے ہیں۔ اور انصاف کی خاطر پیش ہو رہے ہیں۔

امام رازی بیان کرتے ہیں کہ اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور جب اپنی ذات آجائے تو اس نیکی کو بالکل ترک کر دیتے ہیں۔ ان سے بدترین بات بھی سرزد ہو جائے تو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ اور دوسروں کی معمولی باتوں کو بھی محل نزاع بنا دیتے ہیں۔ گویا محاورے کے مطابق اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آجاتا ہے۔ اللہ کا تو حکم ہے کہ اپنے نفس کے خلاف بھی بولنا پڑے تو بولو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ جس شخص کی ساری زندگی عمل سے نہ دکھائے کہ اس نے ہر مرحلے پر انصاف کا ساتھ دیا ہے۔ جب وہ گواہی دینے آئے گا تو اس کی گواہی پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو رد کر دینا چاہئے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ یہاں خطاب حکام سے ہے۔ اور مراد غلط فیصلہ کرنا اور فریقین سے عدم التفات ہے۔ فرمایا کہ کسی ایک فریق کی طرف نہ جھکو۔ جب فیصلہ دو انصاف سے فیصلہ دو۔ ایک فریق بات کرتا ہو تو منہ دوسری طرف نہ پھیر لو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کئی ملکوں میں اکثر یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جج بیٹھے ہوئے ہیں اور احمدی بولتا ہے تو منہ دوسری طرف کر لیتے ہیں۔ اور اسکو معمولی سی اہمیت بھی نہیں دیتے۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ زبان کو پیچ نہ دو حضرت صاحب نے ایک شیعہ اور سنی کی گفتگو بیان کی ہے جو دلچسپی کے لحاظ سے میں سناتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے جو بڑا سخت تھا سنی سے کہا کہ بتاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری مخلوقات میں سے سب سے افضل کون ہے۔ اگر وہ جواب میں ابوبکرؓ کہتا تو شیعہ اس کو نہ چھوڑتا۔ اور اگر علیؓ کہتا تو اس کے عقیدے کے خلاف بات ہوتی۔ اس نے ایسا جواب دیا کہ اس کی ذہانت کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ اس نے کہا وہ افضل ترین ہے جس کی بیٹی اس کے گھر میں تھی۔ اب حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی رسول اللہ کے گھر تھی اور رسولؐ اللہ کی بیٹی حضرت علی کے گھر میں تھی۔ اس طرح یہ جملہ دونوں پر چسپاں ہو گیا۔ اس شخص نے جان چھڑائی۔

حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اے ایمان والو راستی اور ایمان پر قائم ہو جاؤ سچی گواہی کو محض للہ ادا کرو۔ اگرچہ تمہاری جانوں پر اس کا ضرر پہنچے یا تمہارے ماں باپ یا عزیز اس سے متاثر ہوتے ہوں۔ یہ تعلیم یا اس کا معمولی حصہ بھی سابقہ کتب میں بیان نہیں ہوا۔

حضرت مسیح موعود اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں حق کہو اور انصاف پر قائم ہو جاؤ تاکہ گواہی خدا کے لئے ہو۔ تمہاری جانوں ماں باپ یا قریبیوں کو بھی نقصان پہنچے تب بھی سچ ہی سے کام لو۔

حضرت مسیح موعود کی شہادت کا اعلیٰ مقام

حضرت مسیح موعود شہادت میں سچ کے کس اعلیٰ مقام پر فائز تھے اس کے ذکر میں حضرت مسیح موعود نے خود ایک اپنا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ پندرہ سولہ سال یا اس سے کچھ زائد کا واقعہ ہے کہ آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جو رلیا رام کا تھا اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا۔ اور ایک اخبار بھی اس کا نکلتا تھا۔ ایک مضمون پیکٹ میں چھپنے کے لئے بھیجا یہ پیکٹ دونوں طرف سے کھلا تھا۔ رلیا رام نے حضرت مسیح موعود کی دشمنی میں وہ پیکٹ ڈاک خانے کے انگریز افسر کے حوالے کر کے محکمہ ڈاک کی طرف سے آپ پر مقدمہ دائر کر دیا۔ محکمہ ڈاک خانہ کے قوانین کے مطابق ایسا کرنا جرم تھا کیونکہ کھلے خط کا محصول کم ہوتا تھا اور بند کا زیادہ۔ اس سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایسا کرنے والے نے گورنمنٹ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا خط میں ایسا مضمون تھا جو دین کے حق میں تھا اور دوسرے مذاہب کے خلاف تھا۔ اس لئے رلیا رام اس پر برافروختہ ہوا۔ اس جرم کی سزا 500 روپے جرمانہ یا چھ ماہ قید تھی۔ یہ بات حضرت مسیح موعود کے لئے بہت ہی خطرناک تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کے نبی قید بھی ہوتے ہیں مگر بغیر جرم کے قید ہوتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید ہوئی تھی مگر کسی جرم کے بغیر بلکہ جرم نہ کرنے کی پاداش میں ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود کا واقعہ بالکل برعکس تھا۔ قانون کے مطابق جرم سرزد ہوا تھا۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہمیں اس قانون کا علم نہ تھا لیکن قانون کی لاعلمی سے بریت نہیں ملا کرتی حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے قبل از مقدمہ اس مقدمہ کی اور اس سے بریت کی بشارت دے دی تھی۔ آپ نے رؤیا میں دیکھا

کہ رلیارام وکیل نے ایک سانپ مجھے کاٹنے کے لئے بھیجا۔ میں نے مچھلی کی طرح تل کر اسے واپس کر دیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا بالآخر مجھے طلب کیا گیا۔ جن جن وکلاء سے کیس کے بارے میں مشورہ ہوا سب نے کہا کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راستہ نہیں۔ کہہ دیں کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ اس بات کا کوئی ثبوت ریکارڈ پر نہ تھا کہ اس پیکٹ میں سے یہ خط نکلا ہے۔ کوئی گواہی نہ تھی۔ تمام تر انحصار حضرت مسیح موعود کے اقراری بیان پر تھا۔ اور بظاہر کوئی وجہ نہ تھی کہ آپ کو ملزم قرار نہ دے دیا جائے۔ آپ سے کہا گیا کہ جھوٹ بول دیں۔ آپ نے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا۔ وکلاء مشورے دے رہے تھے وقت کے امام کو! نیز بطور تسلی یہ بھی کہا کہ ایسا کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ ساتھ دو جھوٹے گواہ بریت کے لئے شامل کر لیں گے۔ گویا کہ وکلاء نے کیس پکا کر لیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں نے کہہ دیا کہ میں کسی حالت میں بھی راستی کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔ جو ہو سو ہو۔

آخر کار حضرت مسیح موعود کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ مقابل پر محکمہ ڈاک خانہ کا انگریز افسر اعلیٰ تھا۔ جو آپ کی مخالفت میں تقریر کر رہا تھا۔ حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے اظہار لکھا اور پوچھا کیا تم نے یہ خط رکھا ہے اور کیا یہ تمہارا خط ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فی الفور جواب دیا یہ میرا خط ہے۔ میں نے ڈالا ہے اور میں نے خود روانہ کیا ہے۔ مگر میں نے بدنیتی سے حکومت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ایسا نہیں کیا۔ اس خط کو اس مضمون کا حصہ سمجھا اس میں کوئی ذاتی بات نہیں تھی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ سنتے ہی اللہ تعالیٰ نے افسر عدالت کو میری طرف پھیر دیا۔ مخالف افسر نے انگریزی میں لمبی تقریر کی۔ جو میں نہ سمجھتا تھا۔ تاہم ہر نکتے کے آخر میں انگریز حاکم عدالت نو۔ نو۔ کہہ کر اس کی بات کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب افسر ڈاک خانہ اپنی تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم عدالت نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور سطر یا ڈیڑھ سطر میں فیصلہ لکھا۔ اور مجھے بری کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے صدق کی برکت سے مجھے فتح دی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کا یہ واقعہ سچائی کی بہت عمدہ مثال ہے۔ اور اللہ اس سے یہ سبق دیتا ہے کہ اگر سچ بولو گے تو اللہ مدد کرے گا۔ حضور نے فرمایا بعض احمدی عدالت میں جا کر جھوٹ بول آتے ہیں کہ ہم پر فلاں ظلم ہوئے۔ اور یہ کام وہ اسائلم حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ پھر مجھے لکھتے ہیں دعا کے لئے۔ تو میں صاف کہتا ہوں کہ جھوٹ کے لئے دعا نہیں ہو سکتی۔ سچا بیان دو۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اب سچ بھی بولا تب بھی مارا جاؤں گا کیونکہ تسلیم کر لوں گا کہ میں نے پہلا بیان جھوٹا دیا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب میرے کہنے پر بعض احمدی عدالت میں سچ بول دیتے ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ جنہوں نے بھی عدالت میں سچا بیان دیا اس سے عدالت پر سچائی کا رعب پڑ جاتا ہے۔ اب تک میرے علم میں جو کیس آئے ہیں عدالت نے ہمیشہ سچ بولنے والوں کے حق میں فیصلہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے سچے لوگ ہمیں چاہئیں تاکہ ہمارے معاشرے کو سچ سے بھر دیں۔

آیت نمبر 137

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی آیت نمبر 137 کے مطالب و معانی بیان کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول پر ایمان لے آؤ۔ حضور نے فرمایا۔ یہاں تکرار نظر آ رہی ہے۔ جو ایمان لائے ہیں وہ مخاطب ہیں اور انہی کو کہا جا رہا ہے کہ ایمان لے آؤ۔ اس میں اللہ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے جو ایمان لائے فرمایا ہے کہ تمہارا ایمان گہرا اور حقیقی نہیں ہے۔ معلوم کرو کہ ایمان کے تقاضے کیا ہیں۔ ان تقاضوں کو دیکھتے اور سمجھتے ہوئے ایمان لاؤ۔ پھر فرمایا اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو اللہ نے رسول پر اتاری ہے اور اس کتاب پر بھی جس کو اس سے پہلے اتارا تھا۔ ایمان لاؤ۔ حضور نے فرمایا اس میں اشکال یہ ہے کہ کیا پہلی کتابوں پر بھی عمل ضروری ہے۔ اس کا جواب ہے کہ صرف اس صورت میں جبکہ وہ بات الکتٰب کی تائید میں ہو ورنہ وہ تعلیم اللہ نے اتاری ہی نہیں۔ یہ کتاب قرآن ہے اس کی تائید میں اس جیسی تعلیم اگر ان کتابوں میں بھی ہے تو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ بھی اللہ نے اتاری تھی۔ اس لحاظ سے ایمان لانا تو ضروری ہے مگر سب نبیوں کی اطاعت ضروری نہیں۔ اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت ضروری ہے۔ تم کو سب سے کامل کتاب دی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو۔ حضور نے فرمایا یہ استدلال اس آیت میں موجود ہے مگر غور کرنا پڑتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک انکار کرنے والوں کا تعلق ہے جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں ایمان کے لئے تو تین شرطیں ہیں جبکہ کفر کی سزا پانے کے لئے پانچ شرطیں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا علماء نے اس کے جو جواز سوچے اور پیش کئے میرے نزدیک انکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ یہ آیت بہت عمدہ اور مسلسل مضمون پر مشتمل ہے کہ اس کتاب کا ہر حصہ کوئی نہ کوئی فائدہ دے سکتا ہے اس لئے ٹکڑوں میں بتایا کہ اس کو بھی مانو اس کو بھی مانو ورنہ تمہارا نام ہی ہدایت کے رجسٹر سے نکال دیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا جو اللہ کا انکار کرے تو انکار کرنے والے بھی دنیا میں کثرت سے موجود ہیں۔ نیک عمل والے بھی ہیں بعض Agnostics بھی ہیں۔ جو اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ بہرحال فائدہ میں ہے۔ اس پہلو سے دیکھیں تو سائنس دانوں کی ایک پوری نسل ایسی دکھائی دیتی ہے جو خود کو کسی کتاب کا محتاج نہیں سمجھتے لیکن کائنات کا مطالعہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل دیتے ہیں۔ یہ لوگ واضح طور پر انکار کرنے والوں سے تو بہرحال بہتر ہیں۔ یہیں سے انکی غلطی شروع ہو جاتی ہے۔ جب ان لوگوں نے پہلا قدم اٹھایا تو لازم تھا کہ دوسرا بھی اٹھاتے۔ یہ سوچنا کہ سارا نظام اور اس کے قوانین براہ راست بغیر کسی وجہ کے چلائے جا رہے ہیں اس کی کوئی وجوہ نہیں یہ درست نہیں تھا۔ وجوہات فرشتے ہیں۔ ایک قانون دوسرے قانون سے منسلک ہے۔ سبب اور مسبب کا انتظام جاری ہے۔ آگ جلاتی ہے اس لئے اس سے کام لیا جاتا ہے۔ پانی بجھاتا ہے اس لئے اس سے اس کا کام لیا جاتا ہے۔ ان کا فرض تھا کہ اپنی سوچ کو آگے بڑھاتے اور فرشتوں پر بھی ایمان لاتے۔ کائنات میں سب کچھ جو ہو رہا ہے وہ ایک باشعور نگرانی کا حصہ ہے۔ فرشتے اس کام کے لئے مقرر ہیں اور کائنات کا نظام کھلم کھلا پیغام دے رہا ہے۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ تمہاری ہدایت کے لئے کوئی سامان نہ کیا گیا ہو۔ کتاب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ پھر رسولوں کا اقرار بھی ضروری ہے۔ ان سب کا انکار کرو گے تو یوم آخرت کا انکار اس کا طبعی نتیجہ ہو گا۔ پھر تم ہر معاملے میں آزاد ہو جاؤ گے۔ ضل ضلالا بعیدا گمراہی میں اتنی دور نکل جاؤ گے کہ پھر واپسی ممکن نہ رہے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہر انسان پر ملائکہ ان معنوں میں اثر انداز ہوتے ہیں کہ اچھی تحریک پیدا ہوتی رہتی ہے۔ جب رد کرتے ہیں تو پھر گناہ پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا نیکی کا رد کرنا بھی ملائکہ کا انکار ہے۔

حضرت ابن عربی کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ کہتے ہیں کہ حقیقی کی بجائے تحقیقی ایمان بھی لاؤ۔ یعنی ایمان کے لوازمات پر غور کرو اور تحقیق کے بعد ایمان لاؤ۔

آیت نمبر 138

یہ آیت قتل مرتد کے مسئلہ کو کھولنے والی آیت ہے۔ سب سے بڑا مرتد عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا تو 70 بار بھی استغفار کرے گا تو میں اسے نہیں بخشوں گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا میں 70 بار سے بھی زیادہ دفعہ استغفار کروں گا۔

حضور نے فرمایا اس بارے میں جو اصولی بات ہے وہ قرآن و سنت کے تواتر سے ثابت ہے۔ اور جو چیز قرآن و سنت کے تواتر سے واضح ہو رہی ہو اس کے مقابل پر کوئی حدیث نہیں لائی جا سکتی۔ حضور نے فرمایا اس بارے میں مودودی صاحب نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں ان سب کے جواب میں نے اپنی کتاب "مذہب کے نام پر خون" میں دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ حضور نے فرمایا کہ 1986ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں میری تقریر تھی "قتل مرتد کی حقیقت" اس میں بھی یہ موضوع کافی کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب درس کے موقع پر اس آیت کی تحقیق کا موقع ملا تو بعض اہم باتوں کا پتہ چلا۔ بخاری میں جن روایات پر قتل مرتد کا انحصار ہے ان میں ایک راوی عکرمہ ہے جو بہت متنازعہ ہے اور بہت سے اہل علم نے اسے رد کر دیا ہے۔

حضور نے متعدد آیات اور احادیث سے اس مسئلہ پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

موت کی نہ ٹلنے والی گھڑی کا ہمیشہ خیال رکھو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول)

اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے۔ پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے) تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں۔ نہیں! نہیں!!! اتقواللہ۔ اللہ تعالیٰ کے متقی بنو۔ متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں۔

اولاً ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آ جاوے۔ وہ کون سا وقت ہو گا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست۔ یار کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان مال۔ دولت غرض کوئی چیز نہ ہو گی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہو گا۔ خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو اور جیسا عمل ہو گا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔

جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جو یا جو بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہو گا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا [illegible] اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکرو فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی۔ کنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو۔ اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کرو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا۔ جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

از خطبہ 27۔ جنوری 1899ء۔ خطبات نور جلد اول 2)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

طب و صحت

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

تبخیر معدہ کی حقیقت اور علاج

ہمارے ہاں تبخیر معدہ و گیس کا تذکرہ اکثر پڑھنے سننے میں آتا رہتا ہے اور اس عارضہ میں مبتلا مریضوں کی عمومی علامات بھی جو درج ذیل ہیں دیکھنے میں آتی رہتی ہیں تیزابیت کی زیادتی کے نتیجہ میں سینہ جلتا ہے سر بھاری اور حواس مکدر ہو جاتے ہیں۔ جسم اور اعصاب ست اور تھکے تھکے رہتے ہیں بعض اوقات جسم کے بعض اعضاء میں تھرتھراہٹ سی محسوس ہوتی ہے نیند غیر قدرتی ہو جاتی ہے طبیعت میں چڑچڑاپن آجاتا ہے غصہ بڑھ جاتا ہے بعض اوقات شدید گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے طبیعت میں وہم اور وسوسہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ موہوم قسم کے خیالات آتے ہیں بلاوجہ کا خوف طاری رہتا ہے طبیعت پر جذباتیت غالب ہو جاتی ہے قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے جب مرض غلبہ کرتا ہے تو سر چکراتا ہے دل کی دھڑکن نبض اور خون کا دباؤ وغیرہ بھی متاثر ہو سکتے ہیں بعض اوقات قبض ہو جاتی ہے یا تھوڑی اجابت قبض کے ساتھ کئی بار ہوتی ہے یا اسہال کے باوجود ہوا خارج نہیں ہو پاتی۔ غیر حقیقی بھوک لگتی ہے ترش اور بدبودار ڈکاریں آتی ہیں سر کی چوٹی یا ہاتھ پاؤں جلتے یا ٹھنڈے ہو جاتے ہیں وغیرہ مگر ہوا کے اخراج سے مذکورہ بالا تمام علامات میں کمی محسوس ہوتی ہے۔

بعض خود غرض معالجین نے تبخیر معدہ کو ایک جدید مرض کے نام سے مشتہر کر رکھا ہے اور آئے دن جدید تحقیق کے نام پر من گھڑت باتیں پھیلا کر سادہ لوح عوام کو لوٹنے کے چکر میں رہتے ہیں مگر فی الحقیقت یہ کوئی جدید مرض نہیں بلکہ آج کے جدید دور کے انسانوں نے صحت کے فطری اصولوں سے انحراف کر کے جو نظام زندگی اپنا رکھا ہے، بعض نفسیاتی عوامل معدہ کی خرابیوں بطور خاص ورم معدہ و امعاء معدہ و انتڑیوں کے السر، قبض، بدہضمی و نفخ شکم (اپھارہ) وغیرہ کا باعث بنتے ہیں پس مذکورہ بالا اسباب کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مجموعہ علامات کو "تبخیر معدہ" کہا جاتا ہے ورنہ یہ کوئی جدید مرض ہرگز نہیں ہے۔

ہمارا بارہا کا مشاہدہ ہے کہ اگر انتڑیوں سے فضلہ مکمل طور پر خارج ہوتا رہے تو نفخ معدہ یا گیس کا مرض نہیں ہوتا۔ یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اس کا کچھ حصہ خواہ وہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو انتڑیوں میں رک جائے زیر نظر مضمون میں تبخیر معدہ سے متعلق سب سے اہم بات یہی ہے جو بہت ہی قابل غور ہے

حقیقی بھوک کے بغیر کچھ کھائیں نہ پیئیں جب تک بھوک خوب نہ چمکے کچھ کھائیں نہ پیئیں۔ اگرچہ بھوک پر کھانا جینے کے لئے ضروری ہے تو جھوٹی بھوک پر یعنی دل للچانے پر، محض حصول لذت کی خاطر منہ چلانا گویا اپنی قبر اپنے ہی منہ سے کھودنا ہے۔

کھانا کھاتے وقت معدہ کا کچھ حصہ لازماً خالی رکھیں جب دسترخوان پر کھانا کھانے بیٹھیں تو اس قدر کھائیں کہ آپ کے معدہ میں کچھ جگہ خالی ہو۔ پرخوری (معدے کو پورا بھرنا) کبھی نہ کریں۔ یاد رکھیں پرخوری کرنا گویا مرض اور بیماری کو دعوت دینا ہے۔

دو کھانوں کے درمیان اناپ شناپ سے کلیتہً پرہیز کریں آج کل پرخوری کی ایک بدترین قسم دو کھانوں کے درمیان اناپ شناپ کھانا ہے۔ اگر آپ نے یہ چیزیں کھانی ہی ہوں تو اس وقت کے کھانے سے ناغہ کریں اور ان چیزوں کو "کھانا" ہی سمجھیں۔

ہمارے ہاں ایک بڑی قباحت یہ ہے کہ ہم روٹی چاول کے علاوہ خورونوش کی دیگر تمام اشیاء کو "کھانا" سمجھتے ہی نہیں۔ یہ اشیاء ہم خواہ جتنی مقدار میں بھی استعمال کریں۔ کسی شمار میں نہیں آتیں۔ حالانکہ یہ چیزیں بھی ہمارے معدے میں ہی جاتی ہیں اور معدے کو ہضم کرنا پڑتی ہیں اور معدے پر مسلسل بوجھ بنتی چلی جاتی ہیں۔

زائد از ضرورت خوراک جرمن ڈاکٹر مسٹر لوئی کوہنی کے مطابق معدے پر بوجھ ہے اور بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے آپ بھی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے کوئی شخص یہ تسلیم کرنے پر کبھی تیار نہ ہوگا کہ وہ پرخوری کرتا ہے۔ اکثر جواب ملے گا کہ اس کی خوراک تو بہت معمولی ہے۔ بس ایک ہلکی سی چپاتی صبح و شام...... بس!...... مگر جب اس کی سارے دن کی اناپ شناپ کی کیلوری ویلیو (Calorie Value) (درجہ توانائی یا مقدار توانائی) کو جمع کیا جائے تو اس کی مجموعی مقدار ہمارے اصل کھانے (روٹی، چاول) سے کئی گنا بڑھ چکی ہوتی ہے۔ ہماری یہ کس قدر ناانصافی ہے کہ کھانے پینے کے معاملے میں جہاں تک ہمارا بس چل سکے سب کچھ ہی کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب گننے کا سوال ہو تو ہماری گنتی صرف چند ہلکی چپاتیوں تک آکر ختم ہو جاتی ہے۔

اس طرح اگرچہ ہم حقائق سے آنکھیں بند کر کے نہ صرف دوسروں کو بلکہ خود کو بھی دھوکہ دے لیتے ہیں۔ مگر قانون صحت نہ تو بے انصاف ہے اور نہ ہمارے دھوکے میں آتا ہے۔ بالآخر ایک دن ہماری گرفت کرتا ہے اور ہمیں ہماری غلطیوں کی سزا دے کر ہی چھوڑتا ہے۔

بڑے غور و خوض کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پرخوری اور اناپ شناپ پر مکمل کنٹرول حاصل کرنا مشکل ترین کاموں میں سے ایک کام ہے مگر جو شخص خود پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے۔ وہ بفضلہ تعالیٰ صحت و تندرستی کی زندگی کا صحیح معنوں میں لطف اٹھاتا ہے۔

ہلکا کام کرنے والے مرد کے لئے 2500 کیلوریز اور ایک ہلکا کام کرنے والی عورت کے لئے یومیہ 2100 کیلوریز درکار ہوتی ہیں۔ ذیل میں ہم مختلف اشیاء کی مقدار توانائی درج کر رہے ہیں تاکہ ہر شخص کو اندازہ ہو سکے کہ وہ زائد از ضرورت خوراک کھا کر کس قدر بیماریاں اپنے اندر داخل کرتا ہے؟

نام اشیا	مقدار اشیا	مقدار توانائی	نام اشیا	مقدار اشیا	مقدار توانائی
روٹی میدہ	28 گرام وزنی ایک عدد	28 کیلوریز	آئس کریم	ایک کپ	200 کیلوریز
آلو بخارہ	درمیانہ ایک عدد	30 کیلوریز	چاکلیٹ	2 انچ سائز	420 کیلوریز
انگور	100 گرام	85 کیلوریز	بسکٹ میٹھا	عام سائز 1 عدد	110 کیلوریز
امرود	ایک عدد	80 کیلوریز	کریم رول	ایک عدد	130 کیلوریز
بادام	100 گرام	255 کیلوریز	درمیانہ سادہ سبزیاں دالیں بغیر گھی یا تیل کے بنی ہوئی	ایک کپ	320 کیلوریز
تربوز	"8 لمبی "4 پھانک	120 کیلوریز	کیلا	درمیانہ ایک عدد	85 کیلوریز
ٹماٹر	درمیانہ	30 کیلوریز	کشمش خشک	100 گرام	460 کیلوریز
خربوزہ	"8 لمبی "4 موٹی پھانک	120 کیلوریز	لیموں	درمیانہ ایک عدد	20 کیلوریز
سیب	درمیانہ ایک عدد	80 کیلوریز	مالٹے کا جوس	250 ایم ایل، 1 پاؤ	110 کیلوریز
سیب کا جوس	250 ایم ایل یا ایک پاؤ	125 کیلوریز	بالائی اترا دودھ	250ml یا ایک پاؤ	90 کیلوریز
مالٹا	ایک عدد	8U کیلوریز	بالائی سمیت دودھ	250ml یا ایک پاؤ	165 کیلوریز
سکنجبین	ایک گلاس	260 کیلوریز	دالیں بغیر گھی	100 گرام	320 کیلوریز
سادہ کیک کا ٹکڑا	"3 لمبا ایک عدد	180 کیلوریز	دلیہ	ایک کپ	105 کیلوریز
ڈبل روٹی توس	ایک عدد	60 کیلوریز	بالائی	کھانے کا ایک چمچ	50 کیلوریز
انڈا	ایک عدد	80 کیلوریز	گیہوں	100 گرام	348 کیلوریز
آلو کے چپس	دو انچ کا ٹکڑا ایک عدد	11 کیلوریز	گڑ	100 گرام	383 کیلوریز
آلو ابلا ہوا	ایک عدد درمیانہ	90 تا 105 کیلوریز	گوشت گائے	100 گرام	210 کیلوریز
چینی	ایک چمچ	51 کیلوریز	دہی بغیر بالائی	ایک کپ	120 کیلوریز
چاول ابلے ہوئے	ایک کپ	200 کیلوریز	بناسپتی گھی	100 گرام	900 کیلوریز
چنا	100 گرام	361 کیلوریز			
کوکا کولا، پیپسی وغیرہ جیسے مشروبات	ایک عدد	105 کیلوریز			

اللہ تعالیٰ نے بھی تو ہماری زبان کو لذت کی حس عطا کر کے ہمارے لئے آزمائش کے عجیب سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ ایک طرف لذیذ سے لذیذ تر نعماء دوسری طرف عمر ناپائیدار، تیسری طرف معدے کا وسیع و عریض برتن جس میں (کم و بیش) ڈیڑھ دو کلو تک چیز سما سکتی ہے...... آخر ہم بھی کیا کریں، مجبور ہیں۔ جب کھانا نہیں تو کماتے کس لئے ہیں...... کاہے کے لئے سارا دن مارے مارے پھرتے ہیں......؟ یہ دولتیں یہ جائیدادیں کس کام......؟ ہم چاہتے ہیں کہ یہ بھی کھا لیں وہ بھی کھا لیں اور کھائیں بھی خوب ڈٹ کر......؟ بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست!......

کاش کہ ہم اس قرآنی ارشاد پر ہمیشہ عمل کریں "کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو" نیز حضرت رسول مقبول ﷺ کے اس زریں ارشاد پر عمر بھر گامزن رہیں۔"

"انسان کی کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے ہی کافی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عمل دے۔

ورزش یا سیر کو معمول زندگی بنائیں آپ کی زندگی بہت مصروف بھی ہے تو بھی ورزش (کم از کم اس قدر کہ ہلکا سا پسینہ آجائے) کے لئے یا صبح کی سیر کے لئے لازماً وقت نکالئے۔ مسلسل زیادہ بیٹھنے سے احتراز کیجئے۔ جس قدر ہو سکے موٹر سائیکل اور موٹر کار بھی کم استعمال کیجئے۔ اس سے بھوک خوب لگے گی۔ کھانا ٹھیک سے ہضم ہوگا۔ دوران خون صحیح ہوگا اور رات کو نیند بھی کھل کر آئے گی۔

کھانے میں سبزیاں اور پھل بکثرت استعمال کریں کھانے میں سبزیاں اور پھل بکثرت استعمال کریں۔ پھل مالی استطاعت سے باہر ہوں تو صرف سبزیوں کا کثرت استعمال ہی کافی ہے۔ ہلکا نمک مرچ اور ہلکا گھی ڈال کر سبزیاں پکائیں مگر یاد رہے کہ زیادہ گلانے سے افادیت کم ہو جائے گی۔ ذائقے کی طرف توجہ نہ دیں۔ اگر حقیقی بھوک ہو گی تو سادہ کھانا بھی بہت لذت دے گا اور کم لذیذ ہونے کی وجہ سے کم کھایا جائے گا اور اس طرح پرخوری سے بچا جا سکے گا۔

صرف سبزی پر ہی گزارہ کریں تو بہتر ہے، لیکن اگر بغیر روٹی کے تسلی نہ ہو یا گزارہ نہ ہو سکے تو زیادہ سے زیادہ نصف چپاتی کے چھوٹے چھوٹے بھورے (ٹکڑے) بنا کر سالن میں ڈالیں اور چمچ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے کھائیں یا

ایک ایک بھورا منہ میں ڈالتے جائیں اور چیچ کے ساتھ سبزی کھاتے جائیں- خوب چبا چبا کر نہایت اطمینان کے ساتھ جس قدر منہ کا لعاب ہاضم زیادہ شامل غذا کریں گے اتنا ہی بہتر ہے- ایک طریقہ اور بھی ہے' تھوڑے سے ابلے ہوئے چاولوں یا (الگ پھیکے پکے ہوئے) دلیے کے اوپر (پکی ہوئی) سبزی ڈال لیں اور اچھی طرح ملا کر تھوڑا تھوڑا کر کے کھائیں-

کھانا کھانے کے دوران ساتھ ساتھ پانی بھی پیتے رہیں- مگر پانی معدے کے تیسرے حصے سے زیادہ ہرگز نہ ہو- جب کھانا کھائے ہوئے ایک گھنٹہ گزر جائے تو پیاس لگنے پر صرف سادہ تازہ پانی وافر مقدار میں پیتے رہیں-

بادی' دیر ہضم اور باسی سبزیوں سے احتراز فرمائیں- ریشہ دار سبزیاں اور پھل زیادہ قبض کشاء تاثیر رکھتے ہیں- ہرے پتے والی سبزیاں مثلاً مولی' شلغم' (بمعہ پتے) پکائیں- ساگ' پالک اور سلاد کے پتے بے حد مفید ہیں- انہیں ترجیحاً استعمال کریں- ہمیشہ سبزیاں و پھل بدل بدل کر استعمال کریں-

سبزیاں کھائیں یا پھل بہر صورت معدے کا 1/3 حصہ خالی رکھنا کبھی نہ بھولیں- یہ غلط فہمی کبھی نہ ہو کہ روٹی کے علاوہ دیگر اشیاء جس قدر بھی کھالیں ان سے کوئی نقصان نہیں ہوتا-

میدہ والی اشیاء انتڑیوں میں چپک کر قبض پیدا کرتی ہیں- ان سے پرہیز کیجئے- موٹے ان چھنے آٹے کی خشک روٹی یا دلیہ قبض کشاء اثر رکھتے ہیں-

ناشتہ جس قدر ہلکا ہو اور جلدی کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے- دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑا سا آرام کیجئے- شام کا کھانا لا زماً غروب آفتاب کے ساتھ کھا لیجئے- مگر شام کا کھانا بہت ہلکا اور کم کھائیں- بس اس قدر کہ رات گزر جائے- شام کے کھانے کے بعد ٹہلنا اپنے اوپر فرض سمجھیں اور جب تک کھانا بخوبی ہضم نہ ہو جائے نہ سوئیں-

تمام کھانوں کے اوقات مقرر کریں اور ان مقررہ اوقات پر کھانا کھائیں-

اگر زیادہ کھانا افراط ہے تو بہت کم کھانا (بے جا قسم کی ڈائٹنگ یا فاقہ کشی وغیرہ) تفریط ہے دونوں معدہ کے لئے نقصان دہ ہیں لہذا میانہ روی ہی بہتر ہے-

کوشش کریں کہ دسترخوان پر ایک وقت میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو انواع اقسام کے کھانے اکٹھے کرنے سے پرخوری کے امکانات بڑھ جائیں گے-

تازہ ترین طبی تحقیق کے مطابق چائے صحت کے لئے مضر ہے لیکن اگر لازماً پینی ہی پڑے تو ایک دو مرتبہ سے زیادہ ہرگز نہ پیجئے- برف کے کثرت استعمال سے پرہیز کیجئے کہ یہ معدہ کے لئے مضر ہے-

تقویٰ و طہارت اور خیالات کی پاکیزگی سے دوران خون یکساں طور پر معدہ اور دیگر اعضائے جسم میں جاری رہتا ہے' لیکن اس کے برعکس صورت ہو تو اعصابی تناؤ Nervous Tension کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور دوران خون کا رخ بدل جاتا ہے اور کھانا وغیرہ بخوبی ہضم نہیں ہوتا- موجودہ مادی دور کے تقاضے اس قدر ہیں کہ کوئی شخص ذہنی تفکرات سے آزاد نظر نہیں آتا- تسکین قلب و روح کے لئے رجوع الی اللہ ضروری ہے- اس کے لئے پنجگانہ نماز کا التزام کریں- تسبیح و تحمید اور درود شریف کو ورد زبان بنائیں- نیز حضور پاک ﷺ کے اس فرمان پر ہمیشہ عمل فرمائیں کہ "اپنے مریضوں کا علاج صدقات کے ذریعہ کرو-" سکون آور ادویات کھا کر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جانا کبھی حقیقی سکون نہیں پہنچا سکتا- خدا کی طرف رجوع اور اس کا ذکر ہی دلوں کو اطمینان بخشتا ہے- (قرآن حکیم)

حرام کمائی طرح طرح کی روحانی اور جسمانی بیماریاں پیدا کرتی ہے- اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حلال اور طیب رزق کھانے کا ارشاد فرمایا ہے- پس حرام کمائی سے کلی اجتناب کیا جائے کہ یہ جسمانی بیماریاں بھی پیدا کرتی ہے-

تبخیر معدہ کے مریض کو جب تک کہ وہ سو نہ جائے اکیلا نہ چھوڑیئے اکیلا چھوڑیں گے تو وہ اپنی بیماری کے بارہ میں سوچ کر اور بھی پریشان ہو گا- اس کے ذہن کو غلط سوچ سے ہٹانے کے لئے اسے بعض دوسرے مشاغل میں مصروف رکھئے اگر وہ اپنی بیماری کے موضوع پر بات بھی کرے تو اس کی توجہ کسی دوسری طرف بدل دی جائے- مریض سے بار بار اس کی بیماری کا حال نہ پوچھیں- ہمیشہ اس کی توجہ دوسری طرف بدلنے کی کوشش کریں اور اس کو تسلی دیں کہ وہ اب بظاہر بہت صحت مند ہوتا جا رہا ہے-

جس طرح آپ ستانے کی غرض سے ہفتہ میں کم از کم ایک چھٹی کرتے ہیں- اسی طرح بے چارے معدہ کو بھی ہفتہ میں ایک یا دو وقت کے کھانے سے مکمل چھٹی کرائیں- اس سے معدہ کی استعداد کار بہت بڑھ جائے گی-

پان' تمباکو نوشی اور منشیات کا استعمال معدہ کے لئے بہت مضر ہے- ان سے ہمیشہ پرہیز کیجئے-

چونکہ بعض ڈاکٹری ادویات معدہ میں سوزش پیدا کرتی ہیں- لہذا انہیں ڈاکٹری مشورہ کے بغیر استعمال نہ کریں- خصوصاً دافع درد جوڑوں کے درد و سوزش کو رفع کرنے والی ادویات مثلاً اسپرن' فینائل بوٹا زون' آئیبو پروفن' انڈومیتھاسین' ڈکلوفینک سوڈیم وغیرہ-

تبخیر معدہ کا ہومیو پیتھی علاج

پورا پیٹ ہوا سے بھرا ہوا ہو ڈکار سے افاقہ نہ ہو (چائنا) پیٹ کے نچلے حصے میں ہوا ڈکار سے افاقہ نہ ہو (لائیکو پوڈیم) پیٹ کے اوپر والے حصے میں زبردست ہوا ڈکار سے عارضی طور پر افاقہ ہو (کاربو ویج) گیس کے مریض مذکورہ بالا تینوں ادویات 30 طاقت میں باری باری یعنی ایک صبح دوسری دوپہر تیسری شام استعمال کر سکتے ہیں یا پھر تینوں یکجا مرکب کر کے استعمال میں لائیں انشاء اللہ فائدہ ہو گا-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل خود خرید کر پڑھئے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31931 میں محمد اکرم ولد محمد یوسف قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-8-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -1- مکان 26/836-A- II- کیمپ نمبر2 نواب شاہ مالیتی-/1000000 روپے-2- پلاٹ جو بیٹے ندیم احمد صاحب کے نام ہے واقع II کیمپ نواب شاہ مالیتی-/150000 روپے- 3- گودام دوکان واقع موتی بازار نواب شاہ مالیتی-/325000 روپے- اور موٹر سائیکل پرانا مالیتی-/25000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/120000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد اکرم 26/836-A II ارشاد منزل کیمپ نمبر2 C/O یوسف اینڈ کمپنی موتی بازار نواب شاہ گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد پسر موصی گواہ شد نمبر2 فہیم احمد پسر موصی-

مسل نمبر31932 میں جاوید احمد ولد محمد حسین قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان 4-C بلاک نمبر13 سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ مالیتی-/400000 روپے- 2- پلاٹ گلستان مصطفیٰ سی ٹائپ مالیتی-/14000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/8745 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد جاوید احمد 4/13-C سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 سیف علی شاہد وصیت نمبر19881 گواہ شد نمبر2 سعید احمد 2-C پنور کالونی میرپور خاص سندھ-

مسل نمبر31933 میں شریفاں بیگم زوجہ چوہدری طارق محمود ظفر صاحب قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ غریب آباد سرو ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-98 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -1- زیورات طلائی وزنی 128 گرام مالیتی-/63700 روپے-2- حق مہر وصول شدہ-/500 روپے-3- 2 کنال 6 مرلہ از ترکہ والدین- اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ شریفاں بیگم 101 محلہ غریب آباد کینٹ روڈ بدین گواہ شد نمبر1 چوہدری طارق محمود ظفر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 زاہد محمود وصیت نمبر28004 پسر موصیہ-

مسل نمبر31934 میں امتہ القیوم زوجہ محمد اشرف چٹھہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-98 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر ذمہ خاوند محترم-/5000 روپے- 2- زیورات طلائی 15 تولہ مالیتی-/60000 روپے-3- پلاٹ برقبہ 6 مرلہ واقع دارالصدر شمالی نزد بیت لطیف ربوہ مالیتی-/100000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/8379 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ القیوم شوکت منزل دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد رفیق بھٹی 1/2 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر2 نور احمد عابد وصیت نمبر 12531-

مسل نمبر31935 میں امتہ الرؤف بیوہ عبد السلام صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

محترم خواجہ محمد امین صاحب وفات پاگئے

○ محترم خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال سابق امیر ضلع سیالکوٹ مورخہ 99-1-18 دو بجے صبح ناروے میں برین ہیمبرج و دل کی تکلیف کے باعث انتقال فرما گئے ہیں۔ بروز جمعرات میت ان کی بیٹی امۃ الرؤف مبارک و بیٹا خواجہ مامون احمد ناروے سے ربوہ لائے اسی روز بعد نماز مغرب محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں پڑھائی بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے احباب دعا کریں۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد کے والد مکرم میاں فضل کریم صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب بھیروی حال فیصل آباد مختصر علالت کے بعد مورخہ 99-1-12 کو بعمر 99 سال وفات پا گئے۔ جنازہ اسی روز فیصل آباد سے ربوہ لایا گیا اور بعد نماز تراویح بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں رات گیارہ بجے تدفین ہوئی بعد تدفین مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ قبل ازیں مکرم حافظ محمد اکرم صاحب کی خوشدامن محترمہ امینہ بی بی صاحبہ بیوہ عبدالحق صاحب ساکن محلہ دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 99-1-4 کو مختصر علالت کے بعد بعمر قریباً 70 سال وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز ظہر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی بعد تدفین مکرم محترم ایڈیشنل ناظر صاحب مال آمد نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ سید والا ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے 5۔جنوری 1999ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس کا نام پرویز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم کا پوتا اور منشی قمر دین صاحب آف میر پور خاص کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری محمد اکبر ہٹہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد انور ہٹہ صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 99-1-15 کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بعوض ستر ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

عزیزہ بشریٰ ناصر صاحبہ حضرت چوہدری حسن محمد صاحب آف تلونڈی جھنگلاں رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور مکرم چوہدری نور حسن صاحب مرحوم سابق صدر تلونڈی جھنگلاں و سابق امیر حلقہ گوجرہ (فیصل آباد) کی پوتی ہیں۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مقصود رضا ابن مکرم محمد احمد قمر سنوری صاحب کا نکاح صوفیہ مقصود بنت عبدالرشید صاحب کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر مورخہ 98-12-16 کو محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ و ضلع نے بمقام سیالکوٹ پڑھا اگلے روز مورخہ 98-12-17 کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا آخر میں محمد افضال صاحب مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے دعا کرائی احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل کا مورخہ 13-جنوری 99ء کو ایک حادثہ میں بائیں کولہا فریکچر ہو گیا ہے اور موصوف لمبے عرصے سے معذور ہیں۔

○ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب (وقف جدید) کے چچا مرزا محمد جلیل صاحب کا ایکسیڈنٹ میں دائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے۔

○ محترمہ مراد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری پیر محمد صاحب ہٹہ آف چک 543/E-B ضلع وہاڑی دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بورے والہ میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب دارالبرکات ربوہ کی والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ بائیں طرف فالج کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ عزیز مبرور احمد ابن عزیزم مکرم قمر احمد عامر مربی سلسلہ راجن پور شہر عمر ایک سال سر کے بل گر گیا ہے۔ دماغ پر شدید چوٹ آئی ہے۔ چھ گھنٹے ہسپتال میں آکسیجن لگی رہی۔ اب آکسیجن تو اتر گئی ہے۔ کچھ ہوش میں ہے مگر پہچاننے کی قوت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

احباب کی خدمت میں ان سب کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

عیدالفطر کے موقع پر خدام الاحمدیہ کی خدمات

جمعۃ الوداع و عیدالفطر کے مواقع پر خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے احباب کی سہولت اور حفاظت کے لئے جو انتظامات کئے گئے تھے ان کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

جمعۃ الوداع سے ایک روز قبل مختلف راستوں اور جگہوں کا جائزہ لے کر جہاں ضروری تھا وہاں وقار عمل کروایا گیا اور راستوں کی درستگی وصفائی کی گئی۔

جمعۃ الوداع اور عیدالفطر کے مواقع پر بیت اقصیٰ کی ڈیوٹی نماز سے تقریباً 17 گھنٹے قبل شروع کی گئی۔ 10، 10 خدام مختلف شفٹوں میں نگرانی کرتے رہے۔

دونوں مواقع پر بیت اقصیٰ کے اندر وسیع جگہ پر پارکنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بیت اقصیٰ کے باہر 3 مختلف جگہوں پر بھی پارکنگ کا انتظام موجود تھا۔

اسی طرح بیت اقصیٰ کے اندر بوڑھے اور معذور افراد کے لئے سائیکل و موٹر سائیکل کھڑے کرنے کا انتظام بھی تھا جبکہ بیت اقصیٰ کے باہر 5 مختلف جگہوں پر سائیکل و موٹر سائیکل سٹینڈ بنائے گئے تھے۔

دونوں مواقع پر بیت اقصیٰ کے اندر نگران کے ساتھ 12 پوسٹوں پر 215 خدام، 20 اطفال اور 16 معاون نگران جبکہ بیت اقصیٰ کے باہر نگران کے ساتھ 61 پوسٹوں پر 33 معاون نگران، 337 خدام اور 70 اطفال 4، 4 گھنٹے تک ڈیوٹی دیتے رہے۔ محلہ جات اور بیوت الذکر میں ڈیوٹی دینے والے خدام کی ایک قابل ذکر تعداد اس کے علاوہ ہے۔

مقامی سطح پر جنرل راؤنڈ کے لئے 6 مختلف ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ جو احباب کی گھروں کو واپسی تک سارے ربوہ میں جنرل راؤنڈ کرتی رہیں۔

(مہتمم مقامی)

☆☆☆☆☆☆

تبدیلی سائیکل

○ مکرم سعید الرحمن صاحب مربی سلسلہ کوارٹر نمبر 17 تحریک جدید فون نمبر 212799 کا سائیکل (سہراب کمپنی کا) مورخہ 18- جنوری 99ء کو بیت مبارک کے احاطہ سے کوئی دوست تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ اور اپنا سائیکل Raleigh کمپنی کا چھوڑ گئے ہیں۔ جس بھائی کا یہ سائیکل ہو وہ مکرم سعید الرحمن صاحب سے رابطہ قائم کریں یا مکرم صدر صاحب عمومی کے دفتر میں اطلاع دیں۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم محمود انور صاحب بابت ترکہ مکرم الٰہی بخش صاحب)

مکرم محمود انور صاحب ولد مکرم الٰہی بخش صاحب ساکن مکان نمبر 16/63 دارالعلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 16/63 واقع محلہ دارالعلوم شرقی (جنوبی) ربوہ برقبہ 1 کنال 5 مرلہ 50 مربع فٹ کے نصف میں سے 1/2 ان کا حصہ ہے۔ یعنی تقریباً ساڑھے چھ مرلہ۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم عبدالرزاق صاحب (پسر)
3- مکرم محمود انور صاحب (پسر)
4- مکرم بشیر انور صاحب (پسر)
5- محترمہ غوراں بی بی صاحبہ (دختر)
6- محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
7- محترمہ ریحانہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

عطیہ خون
خدمت بھی عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

بقیہ صفحہ 6

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے:- 1- مکان واقع بلاک نمبر 9 سرگودھا ترکہ خاوند مالیتی-/1200000 لاکھ کا 1/8 حصہ-/150000 روپے۔ 2- ترکہ والد فروخت شدہ مکان میرا حصہ-/80000 روپے۔ 3- زیورات طلائی 5 تولہ مالیتی-/25000 روپے۔ 4- نقد رقم 69000 روپے۔ 5- حق مہر وصول شدہ-/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1800 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امۃ الرؤف 91-5-8 بلاک نمبر 9 سرگودھا گواہ شد نمبر 1 وقار احمد خان ایڈووکیٹ پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد دین انور وصیت نمبر 5464-

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 26- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 سنٹی گریڈ
27- جنوری غروب آفتاب 5-39
28- جنوری طلوع فجر 5-37
28- جنوری طلوع آفتاب 7-02

عالمی خبریں

امریکہ کا عراق پر حملہ امریکہ اور برطانیہ نے گذشتہ روز عراق کے شہر بصرہ کے قریب ایک زبردست حملہ کیا جس سے کئی افراد شہید اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ بصرہ کے قریب الجمہوریہ نامی گنجان آباد علاقے پر میزائیلوں کی بارش کر دی گئی جس سے کئی رہائشی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ امریکہ نے حملوں کی تصدیق کر دی جبکہ برطانیہ نے تردید کر دی۔ امریکہ کے ٹینک شکن جنگی طیارے کویت پہنچ گئے۔ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ لیزر شعاعوں کی مدد سے بم پھینکے گئے۔ عراق نے بتایا ہے کہ پیر کی صبح ہونے والے حملے میں جنگی طیارے سعودی عرب اور کویت سے آئے امریکی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ نو فلائی زون میں عراق کی اشتعال انگیزی کے جواب میں حملہ کیا گیا ہے۔ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ حملہ فضائی ٹھکانوں پر کیا گیا۔

پاک ترکمانستان گیس منصوبہ پاکستان اور ترکمانستان کے درمیان 1.9 بلین ڈالر کی لاگت سے طے پانے والے گیس پائپ لائن منصوبے کو جلد عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ ترکمانستان کے وزیر خارجہ شیخ مرادوف نے کہا کہ امریکہ کی کمپنی افغانستان کی غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے منصوبے سے الگ ہوئی ہے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

روس میں 400 ماہی گیروں کی ہلاکت
روس میں 400 ماہی گیر سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ ماہی گیر سمندر سے مچھلیاں پکڑنے میں مصروف تھے کہ اچانک برفانی تودے کی زد میں آگئے امدادی دستے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

یاہو کو ہرانے کا منصوبہ اسرائیل کے معزول وزیر دفاع مردوسائی نے وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو کو آنے والے انتخابات میں شکست دینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ مسٹر مردوسائی کو چند روز قبل وزیراعظم نے اپنی کابینہ سے الگ کر دیا تھا۔ مردوسائی جلد ہی ایک اعتدال پسند پارٹی بنا رہے ہیں۔

الزام مسترد کر دیا روس نے ایران کو ٹیکنالوجی کی فراہمی کا الزام مسترد کر دیا۔ روسی عہدیدار نے کہا ہے کہ کسی ثبوت کے بغیر الزام لگایا گیا اور پابندیاں بھی عائد کر دی گئیں۔

دھاندلی کا الزام سری لنکا کی اپوزیشن پارٹیوں نے حکمران جماعت پر انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگا دیا ہے۔ انتخابات 13- ہزار سرکاری افسروں کی نگرانی میں ہو رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے فساد زدہ علاقے انڈونیشیا کے فساد زدہ علاقے امبان میں حالات معمول پر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ دکانیں کھلنے لگی ہیں ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے باوجود لوگ بازاروں کا رخ کر رہے ہیں۔ فسادات کرنے کے الزام میں 55- افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان فسادات میں 55- افراد ہلاک ہو گئے۔

کمبوڈیا میں اساتذہ کی ہڑتال کمبوڈیا میں یونیورسٹی اور سکول کے اساتذہ نے کم تنخواہوں کے خلاف ہڑتال کر دی۔ اساتذہ 315 ڈالر ماہانہ تنخواہ چاہتے ہیں۔ اپوزیشن پارٹیوں نے مطالبات کی حمایت کر دی۔

ملکی خبریں

الطاف کو واپس لانے کا فیصلہ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کو انٹرپول کے ذریعے واپس لا کر انہیں عدالتوں میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ برطانیہ کو الطاف کی دہشت گردی کا شکار ہونے والوں سے ہمدردی ہونی چاہئے تھی۔ الطاف پر سازش قتل اور حکومت مخالف سرگرمیوں سمیت متعدد الزامات ہیں۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ برطانوی حکومت نے نئے قوانین کے تحت مخصوص مدت کے لئے پناہ دی ہے۔

ناہید خان کی ضمانت میں توسیع بے نظیر بھٹو کی پولیٹیکل سیکرٹری ناہید خان کی ضمانت میں ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے یکم فروری تک توسیع کر دی ہے اور اس مقدمہ کو راولپنڈی منتقل کرنے کے لئے چیف جسٹس کے پاس بھیج دیا ہے۔

فوٹوسٹیٹ احتساب ناہید خان لاہور ہائی کورٹ میں پیش ہونے آئیں تو ہائی کورٹ کے باہر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے مظاہرہ کیا ناہید نے کہا کہ بے نظیر اور آصف زرداری کے خلاف فوٹوسٹیٹ احتساب ہو رہا ہے۔

یوم سیاہ بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر پاکستان اور کشمیر میں یوم سیاہ منایا جا رہا ہے۔

جماعت اسلامی کی تحریک جماعت اسلامی نے حکومت کے خلاف تحریک کا سیالکوٹ سے آغاز کر دیا قاضی حسین احمد نے کہا کہ فراڈ بلدیاتی انتخابات کالعدم قرار دیے جائیں۔ 5- فروری کو ایک اہم اعلان کیا جائے گا۔

قومی اسمبلی میں جھڑپ قومی اسمبلی میں حکومت اور ایم کیو ایم کے ارکان کے درمیان جھڑپ ہو گئی مسلم لیگ کے خواجہ آصف نے کہا کہ یہ لوگ پہلے بھی ہمارے ساتھ برسراقتدار رہے لیکن عوام کو بھتہ کے سوا کیا دیا۔ الطاف حسین سے لاتعلقی کا اعلان کریں وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز۔ تجربہ کار اساتذہ اور جدید ترین Pentium کمپیوٹر Network
اور مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری۔ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے

For Genuine TOYOTA Parts
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone 021-7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

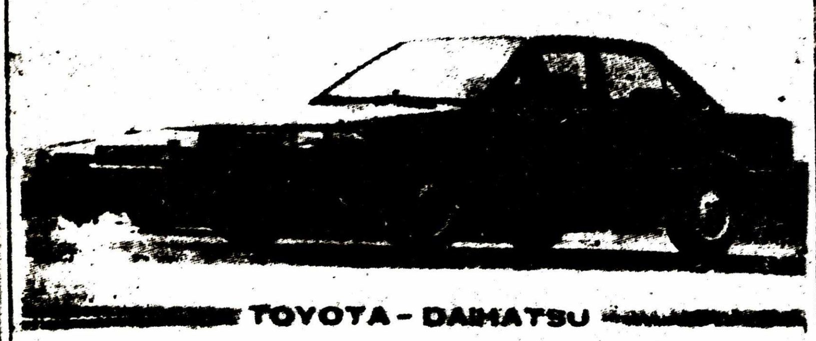

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون: 021-7724606
7724607-7724609